مولانا مرید احمد نعمانی، کراچی

موجودہ ملکی صورت حال اور ہماری ذمہ داری

بالآخر ارباب فکر و دانش کے خدشات درست ثابت ہوئے۔کل تک جن باتوں کی حساسیت سے حکمرانوں کو آگاہ کیا جاتا رہا، آج وہ حقیقت کا روپ دھار چکی ہیں۔ملک کے طول وعرض میں اس وقت شدید اضطراب کی کیفیت ہے۔ماضی میں اہل نظر جن جن اندیشوں اور خطرات کی مسلسل نشاندہی کرتے آئے ہیں، آج قصر ابیض کے مکین اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔حقانی نیٹ ورک کا ہوا کھڑا کرکے، مادر وطن کو دیوار سے لگانے کی تمام تر کاوشیں اس وقت اپنے جوبن پر ہیں۔امریکا افغانستان میں اپنی ناکامی کا ملبہ مکمل طور پر پاکستان کے سر ڈالنا چاہتا ہے۔یوں خطے میں خلفشار وانتشار کا ایک نیا باب کھلنے کا اندیشہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ملکی سلامتی اور قومی خودمختاری کو لاحق خطرات کے پیش نظر، یہ امر خوش آئند ہے کہ سیاسی وعسکری قیادت ایک متفقہ موقف پر جمع ہوگئی ہے، جو اپنی جگہ قابل تحسین ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حالیہ مشترکہ اعلامیہ پر صحیح معنوں پر عمل درآمد ہوسکے گا؟ جبکہ پارلیمنٹ کی گزشتہ قراردادوں کا نتیجہ ڈھاک کے تین پات [illegible] نتیجہ نہیں نکلا ہے۔تازہ اطلاع یہ ہے کہ کل جماعتی کانفرنس کے اگلے دن ہی امریکی قزاق طیاروں نے پاکستانی سرحدوں میں دخل اندازی کرتے ہوئے حملہ کیا ہے۔امریکا کا یہ عملی اقدام اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ وہ کس حد تک ہماری ملکی قیادت کی آواز کو اہمیت دیتا ہے۔امر واقعہ یہ ہے کہ ارباب اقتدار کے نامناسب اقدامات، غلط پالیسیوں کے تسلسل اور امریکی چوکھٹ پر سجدہ ریزی نے ہمیں یہ دن دیکھنے پر مجبور کردیا ہے۔ان حالات میں سنجیدہ وفہمیدہ حلقوں کا یہ کہنا بجا ہے کہ موجودہ گرداب سے نکلنے کے لیے، ملکی مفاد وآزادی کو مدنظر رکھتے ہوئے سنجیدہ، ٹھوس اور جامع پالیسیاں تشکیل دینا ہوں گی۔اس کے بغیر کسی عمدہ نتیجہ کی توقع رکھنا محض خام خیالی ہی شمار کی جاسکتی ہے۔

امریکا پاکستان میں جس حقانی نیٹ ورک کی موجودگی کا ڈھنڈورا پیٹنے میں مصروف ہے اور شب وروز آئی ایس آئی پر اس کی خفیہ اعانت کا الزام عائد کررہا ہے، اس کے سربراہ سراج الدین حقانی کا کہنا ہے: ''پاکستان میں ان کے کوئی ٹھکانے نہیں۔وہ دن گئے جب پاک افغان سرحدی علاقوں میں ان کے ٹھکانے تھے۔اور اب وہ خود کو افغانستان میں زیادہ محفوظ سمجھتے ہیں، جہاں افغان عوام، سینئر فوجی وپولیس افسران ان کے ساتھ ہیں، حکومت میں بھی ایسے مخلص لوگ ہیں جو طالبان کے وفادار ہیں۔''اس وضاحت کے بعد اس امر میں کیا شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ امریکا ایک تیر سے دوشکار کھیلنا چاہتا ہے۔واضح رہے کہ حالیہ پاک امریکا کشیدگی نے بھارت کو بھی خوب شہ دی ہے۔بھارتی وزیر خارجہ ایس ایم کرشنا نے جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر، امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن کو پاکستان مخالف کارروائی میں بھرپور

مدد کی یقین دہانی کرائی ہے۔اپنے ایک اظہاریہ میں کرشنا کا کہنا تھا:''بھارت ایک عرصے سے اپنے بیانات کے ذریعے اپنے اتحادی امریکا کو یہی باور کرانے کی کوشش میں مصروف تھا کہ آئی ایس آئی کے دہشتگرد گروپوں سے روابط ہیں، بھارت کے لیے یہ خوشی کا مقام ہے کہ امریکا آئی ایس آئی اور حقانی نیٹ ورک کے درمیان روابط کے بارے میں آگاہ ہے۔اور اس کو آئی ایس آئی کی حقیقت کا علم ہو چکا ہے۔''

امریکا کی دوعملی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک طرف وہ پاکستان پر سنگین نوعیت کے الزامات عائد کر رہا ہے تو دوسری طرف تزویراتی تعلقات کو برقرار رکھنے پر بھی مصر ہے۔ایک سمت وطن عزیز کو نفسیاتی دباؤ اور سفارتی محاذ پر پسپائی سے دوچار کر کے عالمی سطح پر تنہا کرنا چاہ رہا ہے۔تو دوسری جانب عالمی برادری کو اپنا ہم نوا بنا کر کے پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔جس کی تازہ ترین مثال افغان صدر حامد کرزئی کا بیان ہے۔جس کے پوشیدہ مضمرات وحقائق اس خاکہ کے رنگوں کو کافی حد تک ظاہر کر رہے ہیں۔دھونس اور لالچ کی یہ امریکی پالیسی جلد یا بدیر ناکامی وخفت سے دوچار ہوگی۔بشرطیکہ حکمران اور فوجی قیادت پوری ایمانی جرأت،شجاعت اور وقار کے ساتھ امریکی دباؤ کے سامنے ڈٹ جائیں۔اس صورت میں پوری پاکستانی قوم ان کی پشت پر کھڑی ہوگی۔____ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ شروع دن سے ملک عزیز کئی حوالوں سے صہیونی گماشتوں کا ہدف رہا ہے۔اب بھی پیش آمدہ واقعات واحوال کو اسی تسلسل کی ایک نئی کڑی سمجھا جاسکتا ہے۔اقتصادی،معاشرتی،دفاعی اور انتظامی جہتوں سے ارض پاک کی جڑیں کھوکھلی کرنے کا سلسلہ،گزشتہ چھ عشروں سے جاری ہے۔پچھلے دس برسوں کے دوران اس مہم جوئی میں حیرت انگیز اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ملک کے موجودہ نازک ترین حالات،روز روز پیدا ہونے والے مسائل ومصائب اور عدم استحکام سے دوچار ہوتی ملکی صورت حال،اس بات کی متقاضی ہیں کہ ہم نئے سرے سے صف بندی کریں۔

اس تناظر میں حکمرانوں سے لے کر عوام الناس تک اور اعلیٰ سے لے کر ادنیٰ تک،ہر ایک پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ باہم ہر قسم کے جماعتی،گروہی،لسانی اور نسلی اختلافات ونزاعات کو پس پشت ڈالا جائے۔ہر ہر سطح پر اتحاد واتفاق،یکجہتی اور عدم انتشار کا ثبوت پیش کرتے ہوئے اپنی صفوں کو منظم ومتحد کیا جائے۔یہ وقت ذاتی اغراض اور مخصوص مقاصد کو ترجیح دینے کا ہرگز نہیں،بلکہ ایثار ووفا اور وطن عزیز کے تحفظ وبقا کی خاطر یک آواز ہونے کا ہے۔ایسی پرآشوب گھڑیوں میں جب دشمن بڑی ہوشیاری اور عیاری سے اپنے پتے کھیل رہا ہے،ہمارا آپس میں اختلاف وانتشار خاکم بدہن کسی بڑے نقصان کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔____ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اور آپ،اپنے ظاہر وباطن کو خوف الٰہی،اسوہ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور تعلیمات اسلام سے آراستہ وپیراستہ کریں۔شریعت مطہرہ کی پاکیزہ تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے۔اگر ہم شعائر اللہ کی عظمت واہمیت کو پہچانیں،احکام ربانی سے سرمو انحراف سے گریز،معاشرے میں سکہ رائج الوقت بن جانے والے گناہوں اور معصیتوں سے اجتناب اور نیکیوں کی فضا قائم کریں،تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ نصرت ایزدی ہمارے ہمراہ نہ ہو اور ہم طاغوتی آلہ کاروں کے سامنے کامیاب وسرخرو نہ ہوسکیں۔اللہ رب العالمین مملکت خداداد کی جغرافیائی ونظریاتی سرحدوں کی حفاظت فرمائیں۔آمین